

اوم شری پر ماتمنے نمہ

(بارہواں باب)

گیارہویں باب کے آخر میں شری کرشن نے بار بار زور دیا تھا کہ، ارجن! میری یہ شکل، جسے تو نے دیکھا، تیرے سوانہ پہلے کبھی دیکھی گئی ہے۔ اور نہ مستقبل میں کوئی دیکھ سکے گا۔ میں نہ ریاضت سے، نہ یگ سے اور نہ صدقہ سے ہی، دیکھے جانے کو سہل الحصول ہوں، لیکن لاشریک بندگی کے ذریعے یعنی میرے سوا کہیں دوسری جگہ عقیدت بکھرنے نہ پائے، مسلسل تیل کی دھار کی طرح میرے تصور کے ذریعے، ٹھیک اسی طرح جیسا تو نے دیکھا، میں ظاہری طور سے دیدار کے لئے، عنصر سے مجسم جاننے کیلئے اور نسبت پانے کے لئے بھی سہل الحصول ہوں۔ لہذا ارجن! مسلسل میری ہی فکر کر، عقیدت مند بن، باب کے آخر میں انہوں نے کہا تھا، ارجن! تو میرے ہی ذریعے معین کئے گئے عمل کو کر، (मत्परम) بلکہ مجھ سے منسوب ہو کر: لاشریک بندگی ہی اس کے حصول کا وسیلہ ہے۔ اس پر ارجن کا سوال قدرتی تھا کہ جو غیر مرئی لافانی کی عبادت کرتے ہیں اور جو مشکل آپ کی عبادت کرتے ہیں ان دونوں میں بہتر کون ہے۔

یہاں اس سوال کو ارجن نے تیسری بار کھڑا کیا ہے۔ باب تین میں گزارش کی تھی کہ بندہ نواز! اگر بے غرض عملی جوگ کے بہ نسبت (सांख्य) جوگ کو آپ بہتر مانتے ہیں، تو آپ مجھے خوفناک اعمال میں کیوں لگاتے ہیں۔ اس پر شری کرشن نے کہا تھا۔ ارجن! بے غرض عمل کا راستہ اچھا لگے چاہے علمی راستہ، دونوں ہی نظریات سے عمل کرنا ہی پڑے گا۔ اتنے کے باوجود جو بھی حواس کو ہٹھ (gV) سے روک کر من سے موضوعات کی یاد کرتا ہے وہ مغرور ہے، عالم نہیں۔ لہذا ارجن! تو عمل کر۔ کون سا عمل کریں؟ تو (निपतं कुरु कर्म तव)

معینہ عمل کو کر معینہ عمل کیا ہے؟ تو بتایا۔ یک کا طریقہ کار ہی واحد عمل ہے۔ یک کے طریقہ بتایا، جو عبادت اور غور و فکر کا طریقہ خاص ہے، بھگوان سے نسبت دلانے والا طریقہ کار ہے۔ جب بے غرض عملی راہ اور علمی راہ دونوں میں ہی عمل کرنا ہے، یک کیلئے عمل کرنا ہے، طریقہ ایک ہی ہے۔ تو فرق کیسا؟ عقیدت مندا اعمال کا وقف کر کے، معبود پر منحصر ہو کر یک کے لئے عمل میں لگتا ہے، تو دوسرا (ساंख्य) جوگی اپنی قوت کو سمجھ کر (خود پر منحصر ہو کر) اُسی عمل میں لگا ہوتا ہے۔ پوری محنت کرتا ہے۔

باب پانچ میں ارجن نے پھر سوال کیا۔ بندہ پرور! آپ کبھی سا نکھیہ (ساंख्य) (علم) کے ذریعہ عمل کرنے کی تعریف کرتے ہیں، تو کبھی خود سپردگی کے وسیلہ سے بے غرض عملی جوگ کی بڑائی کرتے ہیں۔ ان دونوں میں بہتر کون ہے؟ یہاں تک ارجن سمجھ چکا تھا کہ دونوں نظریات سے عمل کرنا ہی ہوگا، پھر بھی دونوں میں بہتر راستہ وہ چننا چاہتا ہے۔ شری کرشن نے کہا۔ ارجن! دونوں ہی نظریات سے عمل میں لگنے والے مجھے ہی حاصل کرتے ہیں، لیکن سا نکھیہ مارگ، (ساंख्य मार्ग) علمی راہ کے بہ نسبت بے غرض عملی راہ بہتر ہے۔ بے غرض عملی جوگ کا عزم کئے بغیر نہ کوئی جوگی ہوتا ہے اور نہ عالم: (सांख्ययोग) (علمی جوگ) مشکل ہے، اس میں مشکلیں زیادہ ہیں۔

یہاں تیسری بار ارجن نے یہی سوال کھڑا کیا کہ۔ بندہ پرور! آپ میں لاشریک عقیدت سے لگنے والے اور غیر مرئی لافانی کی عبادت میں (ساंख्य रास्ता) (علمی راہ) سے لگنے والے، ان دونوں میں بہتر کون ہے؟

ارجن بولا

एवं सततयुक्ता ये भक्तास्त्वां पर्युपासते।

ये चाप्यक्षरमव्यक्तं तेषां के योगवित्तमाः ॥ १॥

‘एव’ یعنی اس طرح، جو ابھی بھی آپ نے طریقہ بتایا، ٹھیک اسی طریقہ کے مطابق لائٹریک بندگی سے آپ کی پناہ لیکر، آپ سے مسلسل وابستہ بنا کر آپ کی اچھی طرح عبادت کرتے ہیں اور دوسرے جو آپ کی پناہ نہ لے کر پوری آزادی کے ساتھ خود پر منحصر ہو کر اسی لافانی اور غیر مرئی شکل کی عبادت کرتے ہیں جس میں آپ موجود ہیں ان دونوں طرح کے عقیدت مندوں میں زیادہ افضل جوگ کو جاننے والا کون ہے؟ اس پر جوگ کے مالک شری کرشن نے فرمایا۔

شری بھگوان بولے

मय्यावेश्य मनो ये मां नित्ययुक्ता उपासते।

श्रद्धया परयोपेतास्ते मे युक्ततमा मताः॥ २॥

ارجن! یکسوئی کے ساتھ مجھ میں من لگا کر، مسلسل مجھ سے وابستہ ہوئے جو عقیدت مند لوگ اعلیٰ سے تعلق رکھنے والی برتر عقیدت کے حامل ہو کر مجھے یاد کرتے ہیں، وے میری نظر میں جوگیوں میں بھی اعلیٰ جوگی قابل قبول ہیں۔

ये त्वक्षरमनिर्देश्यमव्यक्तं पर्युपासते।

सर्वत्रगमचिन्त्यं च कूटस्थमचलं ध्रुवम्॥ ३॥

सन्नियम्येन्द्रियग्रामं सर्वत्र समबुद्धयः।

ते प्राप्नुवन्ति मामेव सर्वभूतहिते रताः॥ ४॥

جو انسان حواس کے گروہ کو اچھی طرح قابو میں کر کے، من اور عقل کے غور و فکر سے بے حد ماورا، ذرہ ذرہ میں موجود، لایان ہمیشہ یکساں رہنے والے، دائمی، مستحکم، غیر مرئی غیر مشکل اور لافانی معبود کی عبادت کرتے ہیں، تمام جانداروں کی بھلائی میں لگے ہوئے ہیں اور سب میں برابری کا احساس رکھنے والے وے جوگی حضرات بھی مجھے ہی حاصل کرتے ہیں۔ معبود کے مذکورہ بالا صفات مجھ سے جدا نہیں ہیں، لیکن۔

क्लेशो ऽधिकतरस्तेषामव्यक्तासक्तचेतसाम् ।

अव्यक्ता हि गतिर्दुःखं देहवद्भिर्वाप्यते ॥ ५ ॥

اُن غیر مرئی روح مطلق سے منسوب طبیعت والے انسانوں کے ریاضت میں زیادہ تکلیف ہے، کیوں کہ جسم پر غرور کرنے والوں سے غیر مرئی، تعلق رکھنے والی حالت تکلیف کے ساتھ حاصل کی جاتی ہے، جب تک جسم کا احساس موجود ہے، تب تک غیر مرئی کا حصول دشوار ہے۔

جوگ کے مالک شری کرشن مرشد تھے۔ غیر مرئی معبود کا اُن میں وجود تھا، وہ لے کہتے ہیں کہ۔ عظیم انسان کی پناہ میں نہ جا کر جو ریاضت کش اپنی قوت سمجھتے ہوئے آگے بڑھتا ہے کہ میں اس حالت میں ہوں، آگے اس حالت میں جاؤں گا۔ میں اپنے ہی غیر مرئی جسم کو حاصل کروں گا، وہ میری ہی شکل ہوگی، میں وہی ہوں، اس طرح سوچتے ہوئے حصول کی انتظار نہ کر کے اپنے جسم کو ہی (सोऽहं) میں وہی ہوں، کہنے لگتا ہے، یہی اس راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے وہ (दुःखलयम् अशाश्वतम्) یہ فانی جسم تکلیف کا گھر ہے، میں ہی گھوم پھر کر کھڑا ہو جاتا ہے (لیکن جو میری پناہ لے کر چلتا ہے وہ

ये तु सर्वाणि कर्माणि मयि संन्यस्य मत्पराः ।

अनन्येनैव योगेन मां ध्यायन्त उपासते ॥ ६ ॥

جو میرے اوپر منحصر ہو کر اعمال یعنی عبادت کو مجھ میں سپرد کر کے لاشریک خلوص کے ساتھ جوگ یعنی عبادت کے طریقہ کار کے ذریعہ مسلسل غور و فکر کرتے ہوئے یاد کرتے

तेषामहं समुद्धर्ता मृत्युसंसारसागरात् ।

भवामि नचिरात्पार्थ मय्यावेशितचेतसाम् ॥ ७ ॥

صرف مجھ میں طبیعت لگانے والے اُن بندوں کا میں جلد ہی موت کی تمثیل دنیا سے نجات دلانے والا ہوتا ہوں، اس طرح طبیعت لگانے کی ترغیب اور طریقہ پر جوگ کے مالک روشنی ڈالتے ہیں۔

मय्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय ।

निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः ॥ ८ ॥

لہذا ارجن! تو مجھ میں من لگا، مجھ میں ہی عقل کو منحصر کر اس کے بعد تو میرے اندر ہی مقام حاصل کرے گا، اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے، من اور عقل بھی نہ لگا سکے تب (ارجن نے پہلے کہا بھی تھا کہ، من کو روکنا تو میں ہو اور کونے کی طرح بے حد دشوار سمجھتا ہوں) اس پر جوگ کے مالک شری کرشن فرماتے ہیں۔

अथ चित्तं समाधातुं न शक्नोषि मयि स्थिरम् ।

अभ्यासयोगेन ततो मामिच्छाप्तुं धनंजय ॥ ९ ॥

اگر تو من کو مجھ میں مستحکم طریقہ سے قائم کرنے میں قادر نہیں ہے، تو اے ارجن! جوگ کی ریاضت کے ذریعے مجھے حاصل کرنے کی خواہش کر: (جہاں بھی طبیعت جائے وہاں سے گھسیٹ کر اُسے عبادت، غور و فکر میں لگانے کا نام ریاضت ہے) اگر یہ بھی نہ کر پائے۔

अभ्यासेऽप्यसमर्थोऽसि मत्कर्मपरमो भव ।

मदर्थमपि कर्माणि कुर्वन्सिद्धिमवाप्स्यसि ॥ १० ॥

اگر تو ریاضت کرنے میں مجبور ہے، تو صرف میرے لئے عمل کر یعنی عبادت کرنے کے لئے تیار ہو جا اس طرح مجھے حاصل کرنے کے لئے اعمال کا برتاؤ کرتا ہوا تو میرے حصول والی کامیابی کو ہی حاصل کرے گا۔ یعنی ریاضت کرنا بھی دشوار ہونے لگے تو ریاضت کی راہ پر چلتے بھر رہو۔

अथैतदप्यशक्तोऽसि कर्तुं मद्योगमाश्रितः।

सर्वकर्मफलत्यागं ततः कुरु यतात्मवान् ॥ ११ ॥

اگر اسے بھی مکمل کرنے میں قاصر ہو، تو تمام اعمال کے ثمرہ کو ترک کر یعنی نفع و نقصان کی فکر کو چھوڑ کر (مद्योग) میری بندگی، کا سہارا لے کر یعنی خود سپردگی کے ساتھ روحانی تعلق رکھنے والے عظیم انسان کی پناہ میں جا، ان سے ترغیب پا کر عمل اپنے آپ صادر ہونے لگے، خود سپردگی کے ساتھ عمل کے ثمرہ کو ترک کر دینے کی اہمیت بتاتے ہوئے جوگ کے مالک شری کرشن فرماتے ہیں۔

श्रेयो हि ज्ञानमभ्यासाज्ज्ञानाद्ध्यानं विशिष्यते।

ध्यानात्कर्मफलत्यागानस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम् ॥ १२ ॥

صرف طبیعت کو روکنے کی ریاضت سے راہِ علم (ज्ञान मार्ग) سے عمل میں لگ جانا بہتر ہے، علمی وسیلہ سے عمل کو عملی شکل دینے کے مقابلاً تصور بہتر ہے، کیوں کہ تصور میں معبود رہتا ہی ہے۔ تصور سے بھی تمام اعمال کے ثمرہ کا ایثار بہتر ہے، کیونکہ معبود کے لئے خود سپردگی کے ساتھ ہی جوگ پر نظر رکھتے ہوئے عمل کے ثمرہ کو ترک کر دینے سے ان کے خیریت کی ذمہ داری معبود کی ہو جاتی ہے۔ لہذا اس ایثار سے ہی فوراً ہی اعلیٰ سکون کو حاصل کر لیتا ہے۔

ابھی تک جوگ کے مالک شری کرشن نے بتایا کہ غیر مرنی کی عبادت کرنے والے

آخر میں انہوں نے کہا تھا، ارجن! تو میرے ہی ذریعے معین کئے گئے عمل کو کر، (مत्परम) بلکہ مجھ سے منسوب ہو کر: لاشریک بندگی ہی اس کے حصول کا وسیلہ ہے۔ اس پر ارجن کا سوال قدرتی تھا کہ جو غیر مرئی لافانی کی عبادت کرتے ہیں اور جو مشکل آپ کی عبادت کرتے ہیں ان دونوں میں بہتر کون ہے۔

یہاں اس سوال کو ارجن نے تیسری بار کھڑا کیا ہے۔ باب تین میں گزارش کی تھی کہ بندہ نواز! اگر بے غرض عملی جوگ کے بہ نسبت (सांख्य) جوگ کو آپ بہتر مانتے ہیں، تو آپ مجھے خوفناک اعمال میں کیوں لگاتے ہیں۔ اس پر شری کرشن نے کہا تھا۔ ارجن! بے غرض عمل کا راستہ اچھا لگے چاہے علمی راستہ، دونوں ہی نظریات سے عمل کرنا ہی پڑے گا۔ اتنے کے باوجود جو بھی حواس کو ہٹھ (gV) سے روک کر من سے موضوعات کی یاد کرتا ہے وہ مغرور ہے، عالم نہیں۔ لہذا ارجن! تو عمل کر۔ کون سا عمل کریں؟ (तु निपतं कुरु कर्म तव) معینہ عمل کو کر معینہ عمل کیا ہے؟ تو بتایا۔ یک کا طریقہ کار ہی واحد عمل ہے۔ یک کے طریقہ بتایا، جو عبادت اور غور و فکر کا طریقہ خاص ہے، بھگوان سے نسبت دلانے والا طریقہ کار ہے۔ جب بے غرض عملی راہ اور علمی راہ دونوں میں ہی عمل کرنا ہے، یک کیلئے عمل کرنا ہے، طریقہ ایک ہی ہے۔ تو فرق کیسا؟ عقیدت مند اعمال کا وقف کر کے، معبود پر منحصر ہو کر یک کے لئے عمل میں لگتا ہے، تو دوسرا (सांख्य) جوگی اپنی قوت کو سمجھ کر (خود پر منحصر ہو کر) اسی عمل میں لگا ہوتا ہے۔ پوری محنت کرتا ہے۔

باب پانچ میں ارجن نے پھر سوال کیا۔ بندہ پرور! آپ کبھی سا نکھیہ (सांख्य) (علم) کے ذریعے عمل کرنے کی تعریف کرتے ہیں، تو کبھی خود سپردگی کے وسیلہ سے بے غرض عملی جوگ کی بڑائی کرتے ہیں۔ ان دونوں میں بہتر کون ہے؟ یہاں تک ارجن سمجھ چکا تھا کہ دونوں نظریات سے عمل کرنا ہی ہوگا، پھر بھی دونوں میں بہتر راستہ وہ چننا چاہتا ہے۔ شری کرشن نے کہا۔ ارجن! دونوں ہی نظریات سے عمل میں لگنے والے مجھے ہی حاصل

کرتے ہیں، لیکن سانکھیہ مارگ، (ساंख्य मार्ग) علمی راہ کے بہ نسبت بے غرض عملی راہ بہتر ہے۔ بے غرض عملی جوگ کا عزم کئے بغیر نہ کوئی جوگی ہوتا ہے اور نہ عالم: (सांख्ययोग) (علمی جوگ) مشکل ہے، اس میں مشکلیں زیادہ ہیں۔

یہاں تیسری بار ارجن نے یہی سوال کھڑا کیا کہ۔ بندہ پرور! آپ میں لاشریک عقیدت سے لگنے والے اور غیر مرئی لافانی کی عبادت میں (सांख्य रास्ता) (علمی راہ) سے لگنے والے، ان دونوں میں بہتر کون ہے؟

ارجن بولا

एवं सततयुक्ता ये भक्तास्त्वां पर्युपासते।

ये चाप्यक्षरमव्यक्तं तेषां के योगवित्तमाः॥ १॥

‘اے’ یعنی اس طرح، جو ابھی بھی آپ نے طریقہ بتایا، ٹھیک اسی طریقہ کے مطابق لاشریک بندگی سے آپ کی پناہ لیکر، آپ سے مسلسل وابستہ بنا کر آپ کی اچھی طرح عبادت کرتے ہیں اور دوسرے جو آپ کی پناہ نہ لے کر پوری آزادی کے ساتھ خود پر منحصر ہو کر اسی لافانی اور غیر مرئی شکل کی عبادت کرتے ہیں جس میں آپ موجود ہیں ان دونوں طرح کے عقیدت مندوں میں زیادہ افضل جوگ کو جاننے والا کون ہے؟ اس پر جوگ کے مالک شری کرشن نے فرمایا۔

شری بھگوان بولے

मयावेश्य मनो ये मां नित्ययुक्ता उपासते।

श्रद्धया परयोपेतास्ते मे युक्ततमा मताः॥ २॥

ارجن! یکسوئی کے ساتھ مجھ میں من لگا کر، مسلسل مجھ سے وابستہ ہوئے جو عقیدت مند لوگ اعلیٰ سے تعلق رکھنے والی برتر عقیدت کے حامل ہو کر مجھے یاد کرتے ہیں، وے میری نظر میں جوگیوں میں بھی اعلیٰ جوگی قابل قبول ہیں۔

ये

त्वक्षरमनिर्देश्यमव्यक्तं पर्युपासते ।

सर्वत्रगमचिन्त्यं च कूटस्थमचलं ध्रुवम् ॥ 3 ॥

सन्नियम्येन्द्रियग्रामं सर्वत्र समबुद्धयः ।

ते प्राप्नुवन्ति मामेव सर्वभूतहिते रताः ॥ 4 ॥

جو انسان حواس کے گروہ کو اچھی طرح قابو میں کر کے، من اور عقل کے غور و فکر سے بے حد ماورا، ذرہ ذرہ میں موجود، لایمان ہمیشہ یکساں رہنے والے، دائمی، مستحکم، غیر مرئی غیر مشکل اور لافانی معبود کی عبادت کرتے ہیں، تمام جانداروں کی بھلائی میں لگے ہوئے ہیں اور سب میں برابری کا احساس رکھنے والے وے جوگی حضرات بھی مجھے ہی حاصل کرتے ہیں۔ معبود کے مذکورہ بالا صفات مجھ سے جدا نہیں ہیں، لیکن۔

क्लेशो ऽधिकतरस्तेषामव्यक्तासक्तचेतसाम् ।

अव्यक्ता हि गतिर्दुःखं देहवद्भिर्वाप्यते ॥ 5 ॥

اُن غیر مرئی روح مطلق سے منسوب طبیعت والے انسانوں کے ریاضت میں زیادہ تکلیف ہے، کیوں کہ جسم پر غرور کرنے والوں سے غیر مرئی، تعلق رکھنے والی حالت تکلیف کے ساتھ حاصل کی جاتی ہے، جب تک جسم کا احساس موجود ہے، تب تک غیر مرئی کا حصول دشوار ہے۔

جوگ کے مالک شری کرشن مرشد تھے۔ غیر مرئی معبود کا اُن میں وجود تھا، وے کہتے ہیں کہ۔ عظیم انسان کی پناہ میں نہ جا کر جو ریاضت کش اپنی قوت سمجھتے ہوئے آگے بڑھتا ہے کہ میں اس حالت میں ہوں، آگے اس حالت میں جاؤں گا۔ میں اپنے ہی غیر مرئی جسم کو حاصل کروں گا، وہ میری ہی شکل ہوگی، میں وہی ہوں، اس طرح سوچتے ہوئے حصول کی انتظار نہ کر کے اپنے جسم کو ہی (سَو_ہ) میں وہیں ہوں، کہنے لگتا ہے، یہی اس راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے وہ (दुःखलयम् अशाश्वतम्) یہ فانی جسم تکلیف کا

گھر ہے، میں ہی گھوم پھر کر کھڑا ہو جاتا ہے (لیکن جو میری پناہ لے کر چلتا ہے وہ

ये तु सर्वाणि कर्माणि मयि संन्यस्य मत्पराः।

अनन्येनैव योगेन मां ध्यायन्त उपासते ॥ 6 ॥

جو میرے اوپر منحصر ہو کر اعمال یعنی عبادت کو مجھ میں سپرد کر کے لاشریکِ خلوص کے ساتھ جوگ یعنی عبادت کے طریقہ کار کے ذریعہ مسلسل غور و فکر کرتے ہوئے یاد کرتے ہیں۔

तेषामहं समुद्धर्ता मृत्युसंसारसागरात्।

भवामि नचिरात्पार्थ मय्यवेशितचेतसाम् ॥ 7 ॥

صرف مجھ میں طبیعت لگانے والے اُن بندوں کا میں جلد ہی موت کی تمثیل دنیا سے نجات دلانے والا ہوتا ہوں، اس طرح طبیعت لگانے کی ترغیب اور طریقہ پر جوگ کے مالک روشنی ڈالتے ہیں۔

मध्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय।

निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः ॥ 8 ॥

لہذا رجن! تو مجھ میں من لگا، مجھ میں ہی عقل کو منحصر کر اس کے بعد تو میرے اندر ہی مقام حاصل کرے گا، اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے، من اور عقل بھی نہ لگا سکے تب (ارجن نے پہلے کہا بھی تھا کہ، من کو روکنا تو میں ہوا روکنے کی طرح بے حد دشوار سمجھتا ہوں) اس پر جوگ کے مالک شری کرشن فرماتے ہیں۔

अथ चित्तं समाधातुं न शक्नोषि मयि स्थिरम्।

अभ्यासयोगेन ततो मामिच्छातुं धनंजय ॥ 9 ॥

اگر تو من کو مجھ میں مستحکم طریقہ سے قائم کرنے میں قادر نہیں ہے، تو اے ارجن! جوگ کی ریاضت کے ذریعے مجھے حاصل کرنے کی خواہش کر: (جہاں بھی طبیعت جائے وہاں سے گھسیٹ کر اُسے عبادت، غور و فکر میں لگانے کا نام ریاضت ہے) اگر یہ بھی نہ کر پائے۔

मदर्थमपि कर्माणि कुर्वन्सिद्धिवमवाप्स्यसि ॥ 10 ॥

اگر تو ریاضت کرنے میں مجبور ہے، تو صرف میرے لئے عمل کر یعنی عبادت کرنے کے لئے تیار ہو جا اس طرح مجھے حاصل کرنے کے لئے اعمال کا برتاؤ کرتا ہوا تو میرے حصول والی کامیابی کو ہی حاصل کرے گا۔ یعنی ریاضت کرنا بھی دشوار ہونے لگے تو ریاضت کی راہ پر چلتے بھر رہو۔

अथैतदप्यशक्तोऽसि कर्तुं मद्योगमाश्रितः ।

सर्वकर्मपफल्यागं ततः कुरु यतात्मवान् ॥ 11 ॥

اگر اسے بھی مکمل کرنے میں قاصر ہو، تو تمام اعمال کے ثمرہ کو ترک کر یعنی نفع و نقصان کی فکر کو چھوڑ کر (مद्योग) میری بندگی، کا سہارا لے کر یعنی خود سپردگی کے ساتھ روحانی تعلق رکھنے والے عظیم انسان کی پناہ میں جا، ان سے ترغیب پا کر عمل اپنے آپ صادر ہونے لگے، خود سپردگی کے ساتھ عمل کے ثمرہ کو ترک کر دینے کی اہمیت بتاتے ہوئے جوگ کے مالک شری کرشن فرماتے ہیں۔

श्रेयो हि ज्ञानमभ्यासाज्ज्ञानाद्ध्यानं विशिष्यते ।

ध्यानात्कर्मपफलत्यागानस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम् ॥ 12 ॥

صرف طبیعت کو روکنے کی ریاضت سے راہِ علم (ज्ञान मार्ग) سے عمل میں لگ جانا بہتر ہے، علمی وسیلہ سے عمل کو عملی شکل دینے کے مقابلاً تصور بہتر ہے، کیوں کہ تصور میں معبود رہتا ہی ہے۔ تصور سے بھی تمام اعمال کے ثمرہ کا ایثار بہتر ہے، کیونکہ معبود کے لئے خود سپردگی کے ساتھ ہی جوگ پر نظر رکھتے ہوئے عمل کے ثمرہ کو ترک کر دینے سے ان کے خیریت کی ذمہ داری معبود کی ہو جاتی ہے۔ لہذا اس ایثار سے ہی فوراً ہی اعلیٰ سکون کو حاصل کر لیتا ہے۔

ابھی تک جوگ کے مالک شری کرشن نے بتایا کہ غیر مرنی کی عبادت کرنے والے

علم کے راہی سے، خود سپردگی کے ساتھ عمل کرنے والا بے غرض عملی جوگی بہتر ہے۔ دونوں ایک ہی عمل کرتے ہیں لیکن علم کی راہ والے جوگی کے راستے میں خلل زیادہ ہے۔ اُس کے فائدہ و نقصان کی ذمہ داری خود اُسی پر رہتی ہے، جب کہ اپنے آپ کو سپرد کرنے والے عقیدت مند کے ذمہ داری عظیم انسان پر ہوتی ہے۔ لہذا وہ عمل کے ثمرہ کے ایشار کے ذریعے جلد ہی سکون کو حاصل کر لیتا ہے۔ اب باسکون انسان کی پہچان بتاتے ہیں۔

द्वेषा सर्वभूतानां मैत्रः करुण एव च ।

निर्ममो निरहंकारः समदुःखसुखः क्षमी ॥ 13 ॥

اس طرح سکون یافتہ جو انسان سارے جانداروں میں حسد و عداوت سے خالی سب کا محبوب اور بلاوجہ مہربان ہے اور جو شفقت سے مبرا تکبر سے دور آرام و تکلیف ملنے پر مساوی اور صابر ہے۔

संतुष्टः सततं योगी यतत्मा दृढनिश्चयः ।

मय्यर्पितमनोबुद्धिर्व्यो मद्भक्तः स मे प्रियः ॥ 14 ॥

جو مسلسل جوگ کے اعلیٰ مقام سے وابستہ ہے، فائدہ اور نقصان میں مطمئن ہے، من اور حواس کے ساتھ جسم کو قابو میں کئے ہوئے ہیں، مستحکم ارادہ والا ہے، اپنے دل و دماغ کر میرے حوالے کرنے والا میر بندہ مجھے عزیز ہے۔

यस्मान्नोद्विजते लोको लोकान्नोद्विजते च यः ।

हर्षामर्षमयोद्वेगैर्मुक्तो यः स च मे प्रियः ॥ 15 ॥

جس سے کسی بھی جاندار کو بے قراری نہیں ہوتی اور جو خود بھی کسی جاندار سے بے قرار نہیں ہوتا، خوشی غم، خوف اور تمام تکلیفوں سے آزاد ہے، وہ بندہ مجھے عزیز ہے۔

ریاضت کشوں کے لئے یہ اشلوک بے حد مفید ہے۔ انہیں اس طرح سے رہنا چاہئے کہ، اُن کے ذریعہ کسی کے دل کو ٹھیس نہ لگے، اتنا تو ریاضت کش کر سکتا ہے، لیکن دوسرے لوگ اس رویہ کو اختیار نہیں کریں گے۔ تو وہ دیندار ہیں وے تو آگ اگلیں گے،

کچھ بھی کہیں گے، لیکن راہ روکو چاہئے کہ اپنے دل میں اُن کے ذریعہ (ان کی چوٹوں سے) بھی متزلزل نہ ہو، غور و فکر میں خیال لگا رہے، تسلسل نہ ٹوٹے مثال کے طور پر آپ خود سڑک پر باقاعدہ بائیں سے چل رہے ہیں، کوئی شراب پی کر چلا آ رہا ہے، اُس سے بچنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔

अपनेशः शुचिर्दश उदासीनो गतव्यथः ।

सर्वारम्भपरित्यागी यो मद्भक्तः स मे प्रियः ॥ 16 ॥

جو انسان خواہشات سے مبراہر لحاظ سے طاہر ہے (%n{k) یعنی عبادت کا ماہر ہے (ایسا نہیں کہ چوری کرتا ہو تو ماہر ہے۔ شری کرشن کے مطابق عمل ایک ہی ہے، معینہ عمل۔ عبادت اور غور و فکر، اُس میں جو ماہر ہے) جو موافق اور مخالفت سے ماورا ہے، تکلیفوں سے آزاد ہے، ساری ابتداء کو ترک کرنے والا وہ میرا بندہ مجھے محبوب ہے۔ کرنے لائق کوئی طریقہ اُس کے ذریعہ شروع کرنے کے لئے باقی نہیں رہتا۔

१ न ह्यपति न द्वेष्टि न शोचति न कांशति ।

शुभाशुभपरित्यागी भक्तिमान्यः स मे प्रियः ॥ 17 ॥

جو نہ کبھی خوش ہوتا ہے، نہ کینہ رکھتا ہے، نہ غم کرتا ہے، نہ خواہش ہی کرتا ہے، جو مبارک اور نامبارک تمام اعمال کے ثمرہ کو ترک کرنے والا ہے، جہاں کوئی مبارک الگ نہیں ہے، نامبارک باقی نہیں ہے، بندگی کی اُس بلندی کا حامل وہ انسان مجھے عزیز ہے۔

समः शत्रौ च मित्रे च तथा मानापमानयोः ।

शीतोष्णसुखदुःखेषु समः सङ्गविवर्जितः ॥ 18 ॥

جو انسان دوست اور دشمن میں، عزت اور ذلت میں مساوی ہے، جس کے باطنی خصائل پوری طرح خاموش ہیں، جو سردی، گرمی، آرام، تکلیف وغیرہ کی ٹکراہٹوں میں معتدل ہے اور لگاؤ سے خالی ہے اور۔

तुल्यनिन्दास्तुतिर्मौनी संतुष्यो येन केनचित् ।

अनिकेतः स्थिरमतिर्भक्तिमान्ये प्रियो नरः ॥ 19 ॥

جو تعریف اور مذمت کو مساوی سمجھنے والا ہے، تفکر کی اعلیٰ حد پر پہنچ کر جس کے من کے ساتھ حواس خاموش ہو چکے ہیں، چاہے جیسے جس حالت میں ہو، جسم کی پرورش ہو نہیں جو ہمیشہ مطمئن ہے، جو اپنے گھر میں لگاؤ سے مبرا ہے، بندگی کے اعلیٰ مقام پر پہنچا ہوا وہ مستقل مزاج انسان مجھے عزیز ہے۔

ये तु धर्म्यामृतमिदं यथोक्तं पर्युपासते ।

श्रद्धधाना मत्परमा भक्तास्तेऽतीव मे प्रियाः ॥ २० ॥

جو میرے اوپر منحصر ہو کر دلی عقیدت کے حامل انسان اس مذکورہ بالا دینی آپ حیات کا اچھی طرح استعمال کرتے ہیں، وے بندے مجھے بے حد محبوب ہیں۔

مغز سخن

گزشتہ باب کے آخر میں جوگ کے مالک شری کرشن نے کہا تھا کہ، ارجن! تیرے سوا نہ کسی نے حاصل کیا ہے، نہ حاصل کر سکے گا، جیسا تو نے دیکھا، لیکن لاشریک بندگی، انسیت سے جو یاد کرتا ہے، وہ اسی طرح میرا دیدار کر سکتا ہے، غصہ کے ساتھ مجھے جان سکتا ہے اور مجھ سے تعلق بھی بنا سکتا ہے، یعنی معبود ایسا اقتدار ہے، جس کو حاصل کیا جاتا ہے۔ لہذا ارجن! عقیدت مند بن۔

ارجن نے اس باب میں سوال کھڑے کیا کہ بندہ پرور! لاشریک عقیدت سے جو آپ کا ی غور و فکر کرتے ہیں اور دوسرے وے جو لافانی غیر مرئی کی عبادت کرتے ہیں ان دونوں میں بہتر جوگ کو جاننے والا کون ہے؟ جوگ کے مالک شری کرشن نے بتایا کہ دونوں میرے ہی مقام پر پہنچتے ہیں، مجھے ہی حاصل کرتے ہیں، کیوں کہ میں غیر مرئی کی حقیقی شکل ہوں، لیکن جو حواس کو قابو میں رکھتے ہوئے من کو ہر طرف سے سمیٹ کر غیر مرئی معبود

میں راغب ہیں، ان کے راستے میں ذمتیں زیادہ ہیں۔ جب تک جسم کا کاروبار ہے، تب تک غیر مرئی شکل کا حصول تکلیف دہ ہے، کیوں کہ غیر مرئی شکل تو طبیعت کی بندش اور اس کے تخلیقی دور میں حاصل ہوگی۔ اس کے پہلے اس کا جسم ہی درمیان ہے میں ہی خلل انداز بن جاتا ہے۔ میں۔ ہوں۔ میں ہوں، مجھے پانا ہے، کہتے کہتے اپنے جسم کی ہی جانب مڑ جاتا ہے اس کے متزلزل ہونے کی زیادہ گنجائش ہے، لہذا رجن! تو پورے اعمال کو مجھے سپرد کر لا شریک بندگی سے میرا غور و فکر کر۔ جو بندے میرے اوپر منحصر ہو کر سارے اعمال کو میرے حوالے کر کے، انسانی جسم رکھنے والے مجھ مشکل جوگی کی شکل کے تصور کے ذریعے تیل کی دھار کی طرح تسلسل کے ساتھ میری فکر کرتے ہیں، اُن کا میں جلد ہی دنیوی سمندر سے نجات دلانے والا بن جاتا ہوں، لہذا راہ بندگی بہتر ہے۔

ارجن! مجھ میں من کو لگا۔ من نہ لگے تو بھی من لگانے کی ریاض کر جہاں بھی طبیعت بھٹک کر جائے، گھسیٹ کر اُس کی گھیرا بندی کر۔ یہ بھی کرنے میں قاصر ہے تو تو عمل (کرم) کر۔ عمل ایک ہی ہے۔ یگ کے لئے عمل۔ تو (کرم! کارم!) کرتا بھر چل، دوسرا نہ کر، اُنتا ہی کر، نجات ملے خواہ نہ ملے، اگر یہ بھی کرنے میں قاصر ہے تو روشن ضمیر، خود شناس، مبصر عظیم انسان کی پناہ میں جا کر سارے اعمال کے ثمرات کا ایثار کر ایسا ایثار کرنے سے تو اعلیٰ سکون کو حاصل کر لے گا۔

اُس کے بعد سکونِ کامل کو حاصل کرنے والے بندہ کی پہچان بتاتے ہوئے، جوگ کے مالک شری کرشن نے کہا۔ جو سارے جانداروں میں عداوت کے خیال سے مبرا ہے، جو ہمدردی کا حامل اور رحم دل ہے، لگاؤ اور غرور سے دور ہے، وہ بندہ مجھے عزیز ہے جو جوگ کے تصور میں مسلسل آمادہ اور خود شناس خود کفیل ہے، وہ بندہ مجھے عزیز ہے، جس سے نہ کسی کو بے قراری ہوتی ہے اور خود بھی جو کسی سے بے قرار نہیں ہوتا ہے، ایسا بندہ مجھے محبوب ہے جو طاہر ہے، ماہر ہے دکھ درد سے دور ہے، سارے مخرج کا ایثار کر جس نے

نجات حاصل کر لی ہے۔ ایسا بندہ مجھے عزیز ہے، سارے خواہشات کا ایثار کرنے والا اور مبارک۔ نامبارک کے خیالات سے مبرا بندہ مجھے محبوب ہے۔ جو ندمات اور تعریف میں مساوی اور خاموش ہے، من کے ساتھ جس کے حواس پرسکون اور خاموش ہیں، جو کسی بھی طرح جسم کی پرورش میں مطمئن اور رہنے کی جگہ سے جس کا لگاؤ نہیں ہے، جسم کی حفاظت میں بھی جس کی دلچسپی نہیں ہے، ایسا حق شناس بندگی پرست انسان مجھے محبوب ہے

اس طرح اشلوک گیارہ سے انیس تک جوگ کے مالک شری کرشن نے پرسکون جوگ کے حامل بندہ کی بودوباش پر روشنی ڈالی، جو ریاضت کشوں کے لئے ایک توفیق ہے۔ آخر میں فیصلہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ ارجن! جو مجھ سے وابستہ ہوا، لاشریک عقیدت سے مزین انسان اس مذکورہ بالادیتی آب حیات کو بے غرض احساس سے اچھی طرح اپنے برتاؤ میں ڈھالتے ہیں، وے عقیدت مند بندے مجھے بے حد محبوب ہیں۔ لہذا خود سپردگی کے ساتھ اس عمل میں لگنا بہتر ہے، کیونکہ اس کے فائدہ و نقصان کی ذمہ داری و مطلوب، مرشد اپنے اوپر لے لیتے ہیں۔

یہاں شری کرشن نے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے عظیم انسان کی پہچان بتائی اور ان کی پناہ میں جانے کو کہا، آخر میں اپنی پناہ میں آنے کی ترغیب دے کر ان عظیم انسانوں کا ہمسر اپنے کو اعلان کیا، شری کرشن ایک جوگی مردِ کامل تھے۔

اس باب میں عقیدت کو افضل بتایا گیا، لہذا اس باب کا نام علم عقیدت (भक्ति)

(योग) مناسب حال ہے۔ لہذا۔

اس طرح شری مد بھگود گیتا کی تمثیل اپنیشد و علم تصوف اور علم ریاضت سے متعلق

شری کرشن اور ارجن کے مکالمہ میں (भक्ति योग) علم عقیدت، نام کا بار ہواں باب مکمل ہوتا

ہے۔

اس طرح قابل احترام پرم ہنس پرمانند کے مقلد سوامی اڑکڑا نند جی کے ذریعہ
لکھی گئی شری مدبھگود کی تشریح، بیتھارتھ گیتا (حقیقی گیتا) میں (भक्ति योग) علم عقیدت
نام کا بارہواں باب مکمل ہوا۔

ہری اومت ست